حکیم محمد موسیٰ امرتسری
ڈاکٹر محمد مسعود احمد
پروفیسر شاہ فرید الحق
سید ریاست علی شاہ
علامہ شمس الحسن شمس
محمد فاروق القادری
مولانا محمد صادق
سید وجاہت رسول
علامہ سید شجاعت علی
عبدالحکیم شاہجہانپوری
سید نور محمد قادری
پروفیسر مجید اللہ قادری
پروفیسر محمد ابرار احمد
علامہ محمد احمد مصباحی
عبدالمجتبیٰ رضوی (انڈیا)
سید جمال الدین (دہلی)
مولانا محمد مرید احمد چشتی
جلال الدین احمد رضوی
الشاہ احمد نورانی صدیقی
مولانا محمد حامد رضا قادری
مولانا عبدالسلام جبل پوری
مولانا ظفر الدین رضوی
مولانا محمد امجد علی اعظمی
مولانا نعیم الدین مرادآبادی
مولانا محمد اشرف کچھوچھوی
مولانا سید دیدار علی شاہ الوری
مولانا احمد مختار صدیقی
شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی علما کرام سے باتیں

(یادوں کے دریچے سے)

تدوین وترتیب

محمد عالم مختارِ حق

مکتبۂ نبویہ
گنج بخش روڈ لاہور
0300-4235658

تعارفِ کتاب

نام کتاب	------ مجالسِ علماء
تحریر	------ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
موضوعِ کتاب	------ علمائے کرام کی یادیں
ماخذ	------ اوراقِ جہانِ رضا
تعارفِ کتاب	------ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
مقدمۂ کتاب	------ جرسِ کارواں۔سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ
تمہیدی باتیں	------ محمد عالم مختارِ حق
تحریک	------ سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ
مرتب ونگرانِ طباعت	------ محمد عالم مختارِ حق
سالِ تالیف وترتیب	------ ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
ناشر	------ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور
طابع	------ کاروان پریس، لاہور
قیمت	------ ۳۰۰ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور ○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ○ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ○ مکتبہ قادری رضوی، گنج بخش روڈ، لاہور ○ تمام دینی مکتبے جو ملک کے کسی حصے میں کام کر رہے ہیں۔

تھے۔خوش بیان تھے۔ان کے تربیت یافتہ مقررین اوران کے حاشیہ نشین خطیبوں میں صاحبزادہ سید فیض الحسن آلو مہاروی، چوہدری افضل حق، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، شیخ حسام الدین امرتسری، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولوی محمد علی جالندھری، مولوی مظہر علی اظہر اور آغا شورش کاشمیری جیسے شعلہ بیاں مقرر وقت کے بہترین مقرر مانے جاتے تھے۔احراری مقرروں کے علاوہ پاکستان بننے کے بعد ''جماعت اسلامی'' نے لاہور میں تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔جماعت اسلامی کے علماء میں پرجوش خطیبانہ انداز تو نہ تھا۔مگر وہ لیکچرانہ انداز میں مسلسل اور روانی سے گفتگو کرتے۔اپنے سامعین کی ذہنی تربیت کرتے۔ہم ان کو''ابجدی'' مقرر کہا کرتے تھے۔مولانا مودودی نے اپنے خطابات اور مقالات سے بڑا کام لیا۔مگر وہ بھی ''ابجدی خطیب'' کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ان کی زبان اور قلم نے یکساں کام کیا۔وہ بذاتِ خود لاہور کی سنی مساجد سے ہٹ کر بعض ویران مساجد یا پارکوں میں اجتماع کرتے اور مسلسل تقریریں کرتے۔ان کی تقریروں میں تسلسل ہوتا اور دلائل ہوتے۔اگرچہ ''جماعت اسلامی'' عوامی خطیب تو پیدا نہ کر سکی اور یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی آج تک عوامی قیادت پر قبضہ نہیں کر سکی۔مگر اس نے ڈاکٹر اسرار، نعیم صدیقی، کوثر نیازی اور چودھری طفیل محمد جیسے اچھے مقرر پیدا کیے۔

لاہور کی فضا میں وہابی (اہلِ حدیث) خطیبوں نے اپنی مساجد کو آباد رکھا۔اپنے سامعین کو اپنے عقائد و نظریات سے وابستہ رکھا۔مولوی عبداللہ روپڑی (مسجد قدس) بعد میں مولوی عبدالقادر روپڑی، مولوی عبدالواحد جامع مسجد چینیاں والے کے بعد مولوی احسان الٰہی ظہیر، خطیب جامع مسجد مبارک جیسے نامور وہابی لاہور کی وہابی دنیا کی رہنمائی کرتے رہے۔پاکستان کے قیام کے کچھ عرصہ بعد لاہور میں بعض دیوبندی مقررین نے اپنے نام اور مقامات پیدا کیے۔مولوی احمد علی لاہوری اور ان کے جانشین خطاب و تحریر میں اپنی روایت مضبوط نہ رکھ سکے۔البتہ مولوی اجمل خاں نے قلعہ گوجر